



سوال

(88) نبی ﷺ کے نور کے متعلق احادیث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس حدیث کے بارے میں بتائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کا نور پیدا فرمایا، کیا یہ صحیح ہے، فضل اللہ (21: شوال 1414ھ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ حدیث اور اس جیسی یہ حدیث، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کا نور پیدا فرمایا، اور یہ حدیث، ”میں عرب بلا عین ہوں یعنی ”رب“ اور احمد بلا میم ہوں یعنی ”احد“ بلا شک باطل ہیں جسے بے دینوں نے وضع کیا ہے تاکہ مسلمانوں کو صحیح دین سے روکیں جیسے کہ آپ دیکھ سکتے ہیں فتاویٰ اللجنة الدائمہ (1 307-310)۔

ہم نے یہ روایتیں موضوعات کی کتب کے علاوہ کہیں نہیں دیکھیں اور صحیح حدیث اس کی تردید کرتی ہے جسے نکالا ابو یعلیٰ نے (1 126) اور بیہقی نے (ص: 271) میں اور ترمذی نے (2 38) میں اور مشکوٰۃ (1 27) میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا۔ اور اسے وہ سب کچھ لکھ لینے کا حکم دیا جو ہونے والا تھا۔

اور صحیح رقم: 133 1 207) میں ذکر کر کے فرمایا ہے کہ حدیث میں اشارہ ہے اس کی طرف جو لوگ نقل کرتے پھرتے ہیں یہاں تک کہ یہ لوگوں کے دلوں میں واضح عقیدہ بن گیا ہے، اور وہ کہہ کہ نور محمدی وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تخلیق فرمایا، اور اس کی صحت کی کوئی بنیاد نہیں اور عبد الرزاق والی سند غیر معروف ہے اس پر شاہد ہم الا حدیث الضعیفہ میں الگ کام کریں گے انشاء اللہ۔

اور مرقاۃ (1 166) میں جو ذکر ہے کہ اول حقیقی نور محمدی ہے جیسے کہ میں ”المورد للمولد“ میں تحقیق کر چکا ہوں اور اسی طرح (1 167) میں بھی ذکر ہے۔

تو میں کہتا ہوں، ”کہ صاحب المرقاۃ غث وسمین کو جمع کرنے وعلے ہیں انہوں نے مرقاۃ میں الاحادیث الواہیہ جمع کر رکھی ہیں جیسے حدیث:

«اول ما خلق اللہ العقل“ اور ”اول ما خلق اللہ الروحی“ اور ”ما خلق اللہ النوری“

لیکن ان کے مخارج ذکر نہیں کرتے اور وہ ہی ان کی سندوں کی صحت، وہ ہمیں تقلید جامد کی دعوت دیتے ہیں ہم ان کی سیدھی (مرقاۃ) سے جھوٹے نہیں کھائیں گے کیونکہ یہ آگ کی طرف جانے والی سیدھی ہے، تو اگر تمہیں یہ حدیثیں پیش کرے تو ان سے صحیح سند طلب کریں۔ واللہ عزوجل التوفیق۔



محمد طاہر پٹنی نے ”تذکرۃ الموضوعات ص: (86) میں اسے موضوع کہا ہے، امام ابن تیمیہ نے بھی اسے موضوع کہا ہے، کشف الشفاء (1 205) میں ہے امام ابن تیمیہ نے کہا ”یہ موضوع ہے“۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 187

محدث فتویٰ